



سوال

(292) اس (شخص) کے نکاح کا حکم جو پہلے نماز نہیں پڑھتا تھا...

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں پہلی عمر میں نماز نہیں پڑھتا تھا اور اسی حالت میں شادی کر لی، الحمد للہ اب اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت عطا فرمادی ہے، سوال یہ ہے کہ کیا میرا عقد نکاح صحیح ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر بوقت عقد تمہاری بیوی بھی تمہاری طرح نماز نہیں پڑھتی تھی تو عقد نکاح صحیح ہے اور اگر وہ نماز پڑھتی تھی تو پھر تجدید نکاح واجب ہے کیونکہ مسلمان عورت کے لئے کافر سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ... سورة البقرة ۲۲۱

”مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں، مومن عورتوں کو ان کی زوجیت میں نہ دینا۔“

اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ مشرکوں کی مسلمان عورتوں سے شادی نہ کرو حتیٰ کہ مسلمان ہو جائیں، نیز سورۃ الممتحنہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لَا يَزِنُ حَلَّ أَهْمٍ وَلَا يُمْسِكُونَ لَهُنَّ ... سورة الممتحنہ

”اگر تم کو معلوم ہو کہ مومن ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو کہ نہ یہ ان کو حلال ہیں اور نہ وہ ان کو جائز۔“

اور معلوم ہے کہ ترک نماز کفر اکبر ہے خواہ تارک اس کے وجوب کا انکار نہ بھی کرے، چنانچہ اس مسئلے میں علماء کا صحیح ترین قول یہی ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

((العبد الذی سینا وینہم الصلاة فمن ترکها فقد کفر)) (جامع الترمذی)

”ہمارے اور کافروں کے درمیان عہد نماز کا ہے جو اسے ترک کر دے تو وہ کافر ہے۔“

اس حدیث کو امام احمد اور اصحاب سنن اربعہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے نیز آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے:



((إن بين الرجل وبين الشرك والكفر ترك الصلاة)) (صحیح مسلم)

”آدمی اور شرک و کفر کے درمیان فرق نماز سے ہے۔“

تابعی جلیل حضرت عبداللہ بن شفیق عقیلی فرماتے ہیں کہ اس بات پر تمام صحابہ کرام کا اجماع ہے کہ تارک نماز کافر ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح: جلد 3 صفحہ 270

محدث فتویٰ